بیادبہ مجلس شیخ الحدیث

ضبط و ترتیب :- مولانا عبد القیوم حقانی

صحبتے با اہلِ حق

——— شیخ الحدیث مولانا عبد الحق صاحب کی مجلس میں

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا | ۹ر جنوری ۸۲ء - ایک صاحب کو خط کے جواب میں احقر سے لکھوایا۔ کہ جو لوگ دُنیا میں اللہ رب العزت کی مرضیات پر چلتے ہیں آخرت میں اللہ تعالیٰ ان کی مرضیات پورا فرمائیں گے - اور ان پر جنت کے ہر دروازے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام پڑھا جائے گا - اور یہ سلام بالواسطہ نہیں ہو گا - بلکہ خود اللہ رب العزت بغیر واسطہ کے اپنے کلام سے سرفراز فرمائیں گے جس کے الفاظ یہ ہوں گے سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ کہاں مخلوق اور اس کی عاجزی اور خشیت اور کہاں اللہ رب العزت کی عظمتیں بس اس کا اپنا فضل ہے کہ اپنے بندوں کو نوازتا ہے ؎

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

قیام قیامت سے پہلے علماء اٹھا لئے جائیں گے | ۱۳ جنوری ۱۹۸۳ء دار العلوم حقانیہ کے صدر مدرس اور حضرت اقدس کے دیرینہ رفیق مولانا عبد الحلیم صاحب زروبوی کی وفات حسرت آیات پر حضرت کو بے حد رنج قلق ہوا اور ان کی رحلت سے آپ کو سخت صدمہ پہنچا - ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا۔ صدر صاحب مرحوم بہت بڑے عالم نڈر اور حق گو مجاہد اور ایک عظیم علمی شخصیت تھے - ان کی وفات سے علمی دنیا میں جو خلا پیدا ہوا ہے اور بالخصوص دار العلوم حقانیہ کو جو نقصان پہنچا ہے بظاہر اس کی تلافی مشکل ہے - اللہ تعالیٰ غیب سے اس کمی کو پورا فرما دے - قحط الرجال کا زمانہ ہے اور اکابر علماء اٹھتے چلے جا رہے ہیں - اکابر اہل علم کا اس دنیا سے چلے جانا قیامت کی علامات میں سے ہے قیامت قائم ہونے سے پہلے علم رخصت ہو جائے گا اور اہل علم ناپید ہو جائیں گے - اور علماء اٹھا لئے جائیں گے۔

علامہ انور شاہ اور قناعت | ۱۳ر جنوری ۸۳ء ۱۹ء - ہمارے دیو بند کے اکابر بڑے کفایت شعار اور قناعت پسند تھے - حضرت العلامہ مولانا انور شاہ کشمیریؒ دار العلوم دیو بند کے ایام تدریس میں پچاس روپے ماہوار مشاہرہ پر گذر اوقات کرتے تھے - آپ کو کلکتہ کے مدرسہ عالیہ کی طرف سے ۱۲۰۰ روپے ماہوار مشاہرہ کی پیش کش ہوئی - مگر آپ نے ادھر نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا اور فرمایا کہ میں ۵۰ روپے کی ذمہ داری اور اس کا اپنے صحیح مصرف میں استعمال سے فارغ نہیں تو ۱۲۰۰ روپے کا غم اور ذمہ کیسے اٹھا سکتا ہوں - یہ ہے ہمارے اکابر حضرات کی کفایت شعاری اور قناعت - اب ہمارے دور میں ایسے قربانی کرنے والے ناپید ہوتے جا رہے ہیں بلکہ اب تو معاملہ بالعکس ہے اور ۵۰ روپے تو درکنار ۵۰ لاکھ روپے کو بھی کچھ نہیں سمجھا جاتا۔

پیغمبر کو زیادۃ علم کی دعا کا حکم دیا گیا | ۱۳ جنوری ۸۳ء ۱۹ء - فرمایا، قرآن کریم اور احادیث میں کثرت سے دعاؤں

کی تعلیم دی گئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ ہر چیز کا سوال خدا سے کرو حتیٰ کہ اگر جوتی کا تسمہ بھی ٹوٹ جائے تو وہ بھی خدا سے مانگو۔ دعا مانگنے پر باری تعالیٰ خوش ہوتے ہیں اور قبول فرماتے ہیں ادعونی استجب لکم مگر یاد رہے کہ خداوند قدوس اور آپ کے سچے رسول حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں بھی یہ تعلیم نہیں دی کہ یہ دعا مانگی جائے کہ اللہ مجھے سلطنت دے یا میری سلطنت کو طول دے اور میری دنیا و دولت اور حکومت میں اضافہ کر بلکہ اللہ رب العزت نے یہ دعا تعلیم فرمائی کہ ربِّ زدنی علماً یا اللہ میرے علم کو اور بڑھا دے۔ یعنی علم کا سوال اور دعا منصوص کر دی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علم کی نعمت بہت بڑی نعمت ہے۔ جس کے لئے دعا اور سوال کرنا پیغمبر کو بھی تعلیم فرمائی گئی۔ تو بہتر یہی ہے کہ ہم بھی اس دعا کو اپنا معمول بنا لیں اور ہر نماز کے بعد تین بار پڑھا کریں تاکہ باری تعالیٰ اپنی مرضیات کا علم و یقین عطا فرما دے۔

شیخ الحدیث مولانا رسول خان صاحبؒ ۱۳ جنوری ۱۹۸۳ء مجلس میں شیخ الحدیث مولانا رسول خان صاحبؒ کا ذکر آیا تو فرمایا کہ حضرت مولانا رسول خان صاحبؒ منقولات، معقولات اور قدیم و جدید کے بحر ذخار تھے۔ بہت بڑے عالم اور متقی انسان تھے۔ ایک جامع عالم تھے۔ معقولات و منقولات میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ کہ اب ان کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ تمام عمر درس و تدریس اور خدمت دین میں صرف کر دی بڑے بڑے علماء ان کے شاگرد ہیں۔ مرحوم کو دارالعلوم حقانیہ اور اس میں پڑھائے جانے والے معقولات نصاب سے بے حد مسرت ہوتی تھی۔ مجھ سے خاص محبت تھی اور فرماتے تھے اس بات پر بڑی مسرت ہوتی ہے کہ دارالعلوم حقانیہ نے اکابر علماء دیوبند کے علوم و معارف اور درس نظامی کے علوم آلیہ کو بھی جوں کا توں محفوظ رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رحمتوں سے نوازیں اور درجات عالیہ عطا فرمائیں۔

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کے توجیہات الہامی ہوتے ہیں ۱۳ جنوری ۱۹۸۳ء۔ فرمایا۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحبؒ مرحوم کے توجیہات الہامی ہوتے ہیں۔ دقیق علمی مسائل میں آپ کے لطیف توجیہات سے بڑے بڑے اہم علمی عقدے حل ہو جاتے ہیں۔ آپ کا لکھا ہوا الکوکب الدری کا حاشیہ مثالی ہے۔ اپنے اکابر اور علماء دیوبند کی تمام تصنیفات شروح حدیث۔ تفاسیر اور علمی تحقیقات سے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے امت کے لئے اتمام حجت ہیں۔ تصنیفات سے شرح صدر حاصل ہوتا ہے۔ فرمایا حضرات اکابر دیوبند کی کتابیں اور تصنیفات ہمارے اکابر کا مسلک "اعتدال" کے شاہد ہیں۔

متحابین فی اللہ کا انعام ۱۳ جنوری ۱۹۸۳ء۔ ایک آنے والے صاحب سے فرمایا کہ آپ جو ہم جیسے گنہ گار پر بھی اس قدر حسن ظن کر لیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے اندر کوئی کمال نہیں البتہ کچھ دین کی طرف نسبت ہے اور آپ کا جو ہم لوگوں سے تعلق ہے یہ بھی بوجہ دین کے ہے تو یہی کہہ سکتے ہیں کہ آپ کو اپنے دین اور اپنے خدا سے محبت ہے جس کی وجہ سے آپ تعلق رکھتے ہیں۔ فرمایا اس کے بدلہ میں خدا تعالیٰ آپ کو اپنی رضائے کاملہ سے نوازیں گے جو لوگ خدا کے لئے دین کے رشتہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور دین کے لئے ایک دوسرے سے ملتے ہیں ایسے

لوگ قیامت کے روز مشک وعنبر کے ٹیلوں پر بٹھائے جائیں گے۔ اور ہم بھی اللہ رب العزت سے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمیں بھی ان لوگوں میں سے بنائے جن کا ایک دوسرے سے تعلق اور آپس میں محبت صرف خدا کے لئے ہوتی ہے۔

ذکر و عبادت سے تلذذ نہیں بندگی مقصود ہے

۱۳ جنوری ۱۹۸۳ء۔ ایک صاحب نے عرض کی حضرت نماز میں کافی دنوں سے حلاوت و عذوبت جو محسوس ہوتی تھی اب ختم ہوگئی ہے۔ حضرت الشیخ نے فرمایا جن چیزوں میں حلاوت و مٹھاس موجود ہوتی ہے۔ تو ان کے حاصل کرنے پر انسان کے دل کا میلان ہوتا ہے اور ادھر طبعی رجحان غالب رہتا ہے اور ایسے امور کا انجام دینا لطف اندوز اور آسان ہوتا ہے۔ اور واقعہ بھی یہ ہے کہ جس میں لذت اور مزہ ہو تو وہ کام آسان رہتا ہے مگر ایسے کام کرنا یا ایسی چیزوں کے حصول اور ایسے فعل کا کرنا کوئی کمال نہیں۔ کیونکہ یہ تو عین فطرت انسانی کا تقاضا ہے۔ کمال تو تب ہے کہ کسی کام میں حلاوت نہ ہو اور نہ ہی عذوبت و مٹھاس پیدا ہو بلکہ طبیعت پر شاق ...... ہو اور پھر بھی صرف خدا کی رضا کے لئے انسان کرتا ہے تو یہ یقیناً یہ محنت و مشقت اور اس سلسلہ میں تعب عند اللہ بے حد مقبول اور اجر و رضا کا باعث بنے گا۔ ترقی و عروج اور علمی و روحانی کمالات اور عبودیت کے بلند مقامات کا پہلا زینہ یہی ہے۔ کہ جی نہ چاہے اور انسان کرتا رہے۔ مثلاً کوئی حکیم و ڈاکٹر جب مریض کو تلخ دوائی پینے کا کہتا ہے تو اس میں حلاوت اور مٹھاس اگرچہ نہیں ہے۔ لیکن مریض کے لئے اس تلخ دوائی کا استعمال بے حد ضروری ہوتا ہے اور مریض اس کو بخوشی استعمال کرتا ہے کیونکہ جانتا ہے کہ میری صحت اس تلخ دوائی کے پینے میں ہے۔ اسی طرح نماز و عبادت اور ذکر اللہ سے صحت روح حاصل ہوتی ہے اور اس یقین سے کہ پروردگار! تیرے در کے سوا میرے لئے دوسرا در نہیں۔ خدایا! لذت و حلاوت ہو یا نہ ہو تیرے حکم کی تعمیل کروں گا۔ میں عبد ہوں اور میں آپ کا غلام ہوں ہر حالت میں میں آپ کی عبدیت اور بندگی کرتا رہوں گا۔

عبدیت کا معنی اور تقاضا بھی یہ ہے کہ ہر حالت میں اور ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل کرتا رہے۔ فرمایا! ہم حلاوت کے لئے عبادت پر مامور نہیں اور نہ یہ تمنا ہونی چاہئے۔ لذت اور حلاوت ان باتوں کی کوئی فکر نہ کریں اور استقلال و دوام کے ساتھ عبادت اور ذکر اللہ میں لگے رہیں تو اللہ پاک اپنے قرب خاص سے نوازیں گے۔

تدلیس بہت بڑا جرم ہے

فرمایا: تدلیس کا لغوی معنی پردہ ڈالنا ہے۔ حدیث کی اصطلاح میں تدلیس سے مراد یہ ہے۔ کہ جب راوی روایت کرتے وقت اپنے شیخ (استاد) کا نام حذف کر کے عنعنہ کرے یعنی راوی اپنے استاد پر پردہ ڈال دے اور اپنے استاد کو چھپا کر دوسرے سے تعلق کا اظہار کر دے۔ تو یہ بہت بڑا جرم ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی اپنے باپ کو چھپا کر دوسرے شخص کی طرف اپنے باپ ہونے کی نسبت کر دے۔

گھر کے لئے ——— گاؤں کے لئے

بائیوگیس

ایک سستا متبادل ذریعہ توانائی

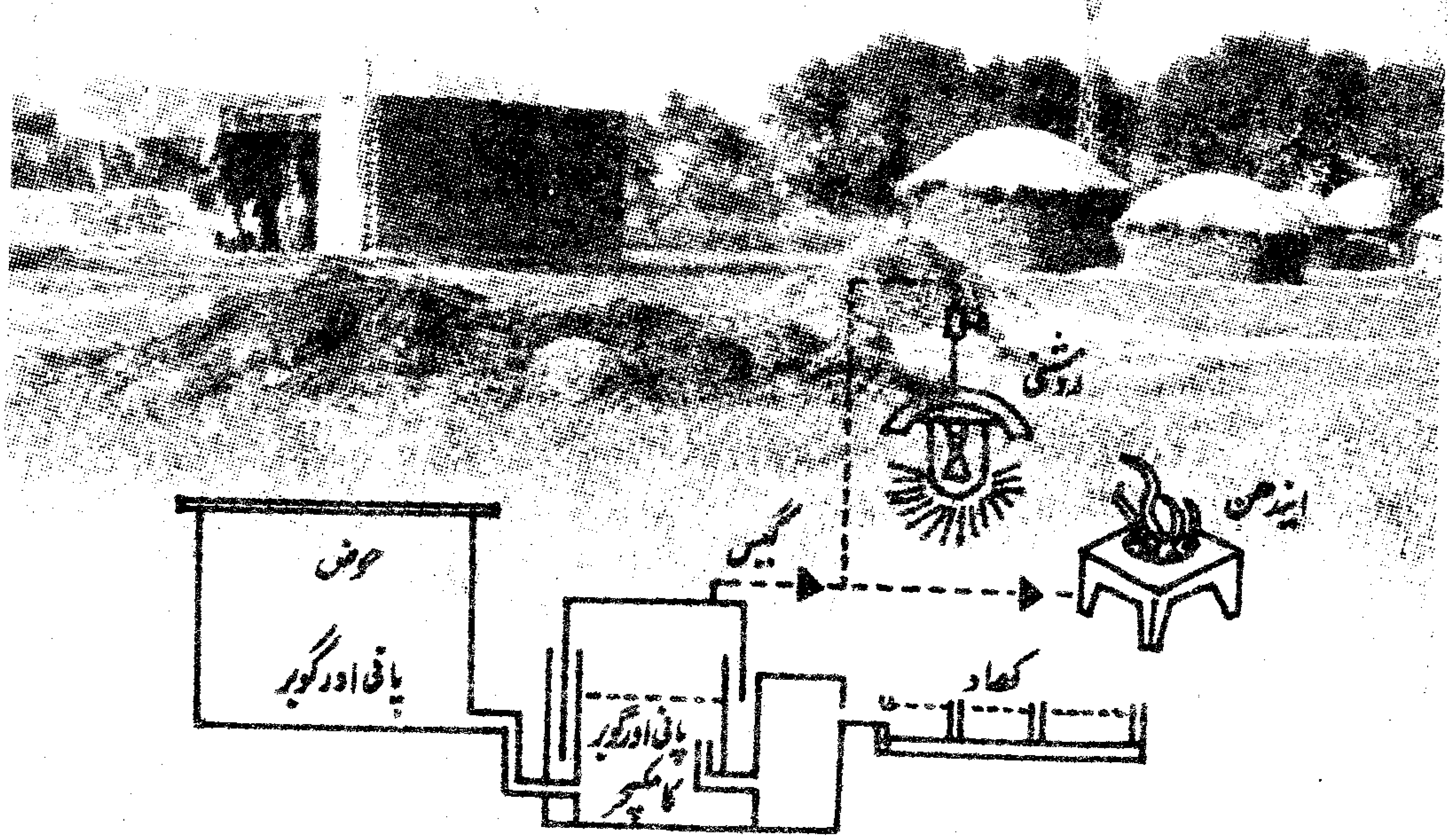

مکمل تفصیلات کے لئے رجوع فرمائیں

اسلام آباد:
خالد محمود۔ ڈپٹی ڈائریکٹر۔
اسلام آباد - فون: ۲۷۶۹۴

راولپنڈی:
بائیوگیس سیکشن
۵۔بی، ۵۔ڈی سول لائنز، میو روڈ، راولپنڈی فون: ۶۳۰۴۳ — ۶۳۴۳۹

ڈائریکٹوریٹ جنرل آف انرجی ریسورسز (ادارہ وسائل توانائی) وزارت پٹرولیم و قدرتی وسائل
مکان نمبر ۳۔ سٹریٹ نمبر ۸۸ شاہراہ اتاترک جی ۶/۴، اسلام آباد